بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:27)

اس پارے میں سات سورتیں ہیں: سورۃ الذاریات، سورۃ الطور، سورۃ النجم، سورۃ القمر، سورۃ الرحمٰن، سورۃ الواقعہ اور سورۃ الحدید۔

سورۃ الذاریات

متقین کی نشانیاں:

اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (سورۃ الذاریات:15۔19)

بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ لینے والے ہوں گے جو ان کا رب انھیں دے گا، یقیناوہ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔ وہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سوتے تھے۔ اور رات کی آخری گھڑیوں میں وہ بخشش مانگتے تھے۔ اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروم کے لیے ایک حصہ تھا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مہمان فرشتے:

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ قَالُوا كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُجْرِمِينَ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ(سورۃالذاریات :24۔37)

کیا تیرے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات آئی ہے؟ جب وہ اس پر داخل ہوئے تو انھوں نے سلام کہا۔اس نے کہا سلام ہو، کچھ اجنبی لوگ ہیں ۔پس چپکے سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا، پس (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آیا۔پھر اسے ان کے قریب کیا کہا کیا تم نہیں کھاتے ؟تو اس نے ان سے دل میں خوف محسوس کیا، انھوں نے کہا مت ڈر!اور انھوں نے اسے ایک بہت علم والے لڑکے کی خوشخبری دی۔تو اس کی بیوی چیختی ہوئی آگے بڑھی، پس اس نے اپنا چہرہ پیٹ لیا اور اس نے کہا بوڑھی بانجھ! انھوں نے کہا تیرے رب نے ایسے ہی فرمایا ہے، یقیناوہی کمال حکمت والا، بے حد علم والا ہے۔کہا تو اے بھیجے ہوئے (قاصدو!) تمھارا معاملہ کیا ہے؟انھوں نے کہا بے شک ہم کچھ گناہ گار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔تا کہ ہم ان پر مٹی کے پتھر (کھنگر) پھینکیں۔جن پر تیرے رب کے ہاں حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان لگا ہوئے ہیں ۔سو ہم نے اس (بستی) میں ایمان والوں سے جو بھی تھا نکال لیا۔تو ہم نے اس میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا کوئی نہ پایا۔اور ہم نے اس میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

سائنسی انکشاف:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ (سورۃالذاریات :47)

اور آسمان،ہم نے اسے قوت کے ساتھ بنایا اور بلاشبہ ہم یقیناوسعت والے ہیں۔

آج سائنسدان کہتے ہیں کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، اگر کوئی شخص کائنات کے کنارے پر پہنچنا چاہے تو یہ ممکن نہیں ہے، کیونکہ جب تک موجودہ کنارے پر پہنچے گا،تب تک کنارہ سینکڑوں کلومیٹر آگے جا چکا ہوگا۔

انسان کا مقصد حیات:

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت ہے، دنیا کمانا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (سورۃالذاریات :56۔58)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں ۔نہ میں ان سے کوئی

رزق چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔

سورۃ الطور

اہل ایمان کی اولاد بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوگی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (سورۃالطور : 21)

اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد کسی بھی درجے کے ایمان کے ساتھ ان کے پیچھے چلی، ہم ان کی اولاد کوان کے ساتھ ملا دیں گےاوران سے ان کے عمل میں کچھ کمی نہ کریں گے، ہر آدمی اس کےعوض جو اس نے کمایا گروی رکھا ہوا ہے۔

○ چونکہ انسان میں فطری طور پر اولاد کی محبت موجود ہے، جب یہ لوگ جنت میں جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ جمع کر دے گا۔ اب جمع کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں: ایک یہ کہ اولاد اعمال میں اپنے والدین سے پیچھے ہوتی ہے، یا ان سے آگے نکل جاتی ہے۔ ہر حالت میں اولاد کو والدین کے درجہ میں نہیں لایا جائے گا، بلکہ دونوں میں سے جو بلند درجہ میں ہوگا، دوسرے کو اس بلند تر درجہ میں بھیج دیا جائے گا

۔

سورۃ النجم

رسول اللہ ﷺ صرف وہ گفتگو کرتے ہیں، جو ان کی طرف وحی ہوتی ہے:

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (سورۃالنجم : 1۔4)

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے! کہ تمھارا ساتھی (رسول) نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط راستے پر چلا ہے۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔

کبیرہ گناہوں سے پرہیز:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى (سورۃالنجم: 31-32)

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جنھوں نے برائی کی، اس کا بدلہ دے جو انھوں نے کیا اور ان لوگوں کو جنھوں نے بھلائی کی، بھلائی کے ساتھ بدلہ دے۔ وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہ، یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے، وہ تمھیں زیادہ جاننے والا ہے جب اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے تھے۔ سو اپنی پاکیزگی کا دعویٰ نہ کرو، وہ زیادہ جاننے والا ہے کہ کون بچا۔

○ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کے دو درجے بنائے ہیں: صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس سے سختی سے منع کیا گیا، اور کرنے والے کو دنیا یا آخر میں سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔ یہ گناہ باقاعدہ معافی مانگنے کے سوا معاف نہیں کئے جاتے۔ امام الذہبی رحمہ اللہ نے کبیرہ گناہوں پر ایک کتاب لکھی ہے، جس میں انھوں نے ستر گناہوں کو کبیرہ قرار دیا ہے، پھر ان کبیرہ گناہوں میں بھی کچھ گناہ اکبرالکبائر ہیں، یعنی کبیرہ میں سے بھی کبیرہ۔ اور وہ سات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ المُؤْمِنَاتِ الغَافِلاَتِ

سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول! وہ کونسے (گناہ) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہو مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن بھاگ جانا اور بھولی بھالی مومنات عورتوں پر بہتان لگانا۔

صحیح البخاری 2766

ایصال ثواب کا مسئلہ:

دنیا کا ایک اصول ہے کہ جس نے محنت کی ہو، اس کا پھل اور مزدوری کا اجر اسی مزدور کو ملتا ہے جس نے

محنت کی ہوتی ہے، یہی اصول اللہ تعالیٰ کا ہے، جو شخص اچھا یا برا عمل کرے گا، اس کا بدلہ بھی اسی کو ملے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَ(سورۃالنجم:36-41)

یا اسے اس بات کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔ اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جس نے (عہد) پورا کیا۔ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور یہ کہ انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ یقیناً اس کی کوشش جلد ہی اسے دکھائی جائے گی۔ پھر اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا، پورا بدلہ۔

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا اصول ہے جو صحیفہ ابراہیم، تورات اور انجیل اور اب قرآن میں بیان ہوا ہے، یعنی تمام آسمانی ادیان کا متفقہ اصول ہے۔

سورۃ القمر

معجزہ شق قمر:

رسول اللہ ﷺ اہل مکہ کو دعوت دے رہے تھے، انھوں نے کہا: اگر آپ کوئی بڑا معجزہ دیکھائیں جس طرح پہلے انبیاء علیہم السلام دیکھایا کرتے تھے، تب ہم مانیں گے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟۔ انھوں نے کہا: چاند کو دو ٹکڑے کردو، تو ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ آپ ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کیا، اور وہ پھٹ کر دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، حتیٰ کہ لوگوں نے چاند کا ایک ٹکڑا حرا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرے ٹکڑا حرا کی دوسری طرف دیکھا۔ مگر لوگوں نے اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ماننے کی بجائے، اسے جادو قرار دے دیا۔

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ (سورۃالقمر:1-3)

قیامت بہت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (یہ) ایک جادو ہے جو گزر جانے والا ہے۔ اور انھوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام انجام کو پہنچنے والا ہے۔

○ یہ معجزہ صرف مکہ والوں نے نہیں دنیا کے دوسرے مقامات پر بھی دیکھا گیا، انڈیا کی ریاست کیرالا کا

بادشاہ اس وقت سیر کر رہا تھا، اس نے کیرالا میں یہ منظر دیکھا، تو اس نے اسے اپنی ڈائری میں درج کیا اور دنیا کے مختلف ممالک میں اس کی وجوہات جاننے کے لیے اپنے نمائندے بھیج دیئے، جو لوگ اس کی تحقیق کے لیے عرب میں گئے، وہ پوچھتے پچھاتے رسول اللہ ﷺ تک پہنچے، اور آپ کا پیغام لے کر اپنے بادشاہ کے پاس واپس آئے، جسے سن کر وہ بادشاہ مسلمان ہوا۔ عرب کے باہر سب سے پہلے کیرالا کے لوگ مسلمان ہوئے، اس کے بعد یہاں دعوت وتبلیغ کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے، عرب کے بعد دنیا کی سب سے پہلی مسجد کیرالا میں بنی، اور اس کا نام صحابیِ رسول مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے نام پر ہے اور یہ مسجد آج بھی موجود ہے، آپ نیٹ سے ریسرچ کر سکتے ہیں۔

کشتی نوح علیہ السلام محفوظ ہے:

اللہ تعالیٰ نے کشتی نوح کو محفوظ رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَفَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (سورۃالقمر:9۔15)

ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو انھوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور انھوں نے کہا دیوانہ ہے اور جھڑک دیا گیا۔ تو اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک میں مغلوب ہوں، سو تو بدلہ لے۔ تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے، ایسے پانی کے ساتھ جو زور سے برسنے والا تھا۔ اور زمین کو چشموں کے ساتھ پھاڑ دیا، تو تمام پانی مل (کر ایک ہو) گیا، اس کام کے لیے جو طے ہو چکا تھا۔ اور ہم نے اسے تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی، اس شخص کے بدلے کی خاطر جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور بلاشبہ یقینا ہم نے اسے ایک نشانی بنا کر چھوڑا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

○ جب یہ اعلان کیا تھا، کسی کے وہم میں بھی نہیں تھا، لیکن نصف صدی قبل 1960ء میں یہ کشتی ترکی کے ایک پہاڑ جودی پر کھڑی مل گئی ہے۔

سورۃ الواقعہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعلیٰ ترین مسلمان ہیں:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تین قسمیں کی ہیں۔ فرمایا:

وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ (سورۃالواقعہ:7-14)

اورتم تین قسم (کے لوگ) ہوجاؤ گے۔پس دائیں ہاتھ والے،کیا(خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے۔اور بائیں ہاتھ والے،کیا(برے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔اور جو پہل کرنے والے ہیں،وہی آگے بڑھنے والے ہیں۔یہی لوگ قریب کیے ہوئے ہیں۔نعمت کے باغوں میں۔بہت بڑی جماعت پہلوں سے۔اور تھوڑے سے پچھلوں سے ہوں گے۔

○اوراصحاب الیمین کے متعلق فرمایا:

لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ (سورۃالواقعہ: 38-40)

دائیں ہاتھ والوں کے لیے۔ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں سے ہیں۔اور ایک بڑی جماعت پچھلوں سے۔

سورۃ الحدید

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ایمان والوں کے دل ڈر جائیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ(سورۃالحدید:16)

کیا ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے،وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو نازل ہوا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جنھیں ان سے پہلے کتاب دی گئی،پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔

○ہماری تاریخ کے مشہور عابد امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ پہلے اپنے علاقے کے سب سے بڑے چور اور ڈاکو تھے۔اس علاقے سے تاجروں کا کوئی قافلہ سلامت نہیں گزر سکتا تھا۔ایک دن کسی گھر میں چوری کی غرض سے داخل ہوئے۔گھر کا مالک تہجد کی نماز پڑھ رہا تھا،اور اس میں سورۃ الحدید کی تلاوت کر رہا تھا،امام فضیل چھپ کر سننے لگے،جب وہ اس آیت پر پہنچا تو دل پر چوٹ پڑی۔فوراً پکار اٹھے،اے اللہ وہ وقت آگیا ہے،میں ڈر گیا ہوں،میں ڈر گیا ہوں۔اللہ سے توبہ کی اور وہیں سے واپس آگئے۔راستے میں تاجروں

کا ایک قافلہ جارہا تھا، ان کا امیر کہہ رہا تھا کہ یہاں سے اپنے جانوروں کے گردنوں سے ٹلیاں اتارلو اور کوئی شخص بات نہ کرے، یہاں سے فضیل کا علاقہ شروع ہو رہا ہے، اسے پتہ چل گیا تو اس کے حملہ سے کوئی ہمیں بچا نہیں سکے گا۔ جب فضیل رحمہ اللہ نے یہ بات سنی تو بلند آواز سے کہا: بے دھڑک جاؤ۔ فضیل اللہ سے ڈر گیا ہے، اور اس نے توبہ کرلی ہے۔ بعد میں وہ تاریخ کے مشہور ترین عالم اور عابد بنے۔

○ یہاں رک کر سوچیں، کیا ہم اپنے رب سے ڈر گئے ہیں؟ اور ڈرنے کا معنی یہ ہے کہ گناہ چھوڑ دیئے جائیں۔ کیا ہم نے گناہ چھوڑنے کا عزم کرلیا ہے؟۔ اگر اب رمضان میں یہ عزم نہیں کیا تو پھر سوچئے کب کریں گے؟؟؟

تقدیر پر ایمان لانے کا فائدہ:

اسلام میں چھ چیزوں پر ایمان لانا فرض ہے، اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ان میں سے ایک چیز تقدیر باری تعالیٰ ہے۔ تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا، اور جو کچھ ہو رہا ہے، وہ سب اللہ کے منصوبے کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی پتہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔

○ تقدیر پر ایمان لانے کا فائدہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (سورۃ الحدید: 22-23)

کوئی مصیبت نہ زمین پر پہنچتی ہے اور نہ تمھاری جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔ یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ تاکہ تم نہ اس پر غم کرو جو تمھارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس پر پھول جاؤ جو وہ تمھیں عطا فرمائے اور اللہ کسی تکبر کرنے والے، بہت فخر کرنے والے سے محبت نہیں رکھتا۔

یعنی جب ہر چیز پہلے سے لکھی ہوئی اور طے شدہ ہے، جب آدمی یہ مان لیتا ہے، تو پھر جب کوئی نعمت انسان کو ملتی ہے، تو آدمی اس پر اتراتا نہیں ہے، بلکہ سمجھتا ہے کہ یہ میری محنت سے نہیں ملی، بلکہ اللہ کے منصوبے میں یہ بات شامل تھی، اس لیے مجھے میسر آئی ہے۔ اگر کوئی نقصان ہوتا ہے، تو آدمی اس پر بہت زیادہ غم زدہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ تو ہونا ہی تھا، میری کوشش اسے روک نہیں سکتی تھی، اس لیے اس

میں افسوس کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔ دراصل تقدیر پر ایمان آدمی کو تکبر اور مایوسی سے محفوظ رکھتا ہے، یعنی انسان کو انسان بناتا ہے۔

رہبانیت اسلام نہیں:

عیسائیوں نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یہ طریقہ ایجاد کرلیا، کہ دنیا سے منہ موڑ کر، انسانوں سے ناطہ توڑ کر کسی صحرا میں جا کر چھپر ڈال لیا جائے، اور ہر وقت اللہ کی عبادت میں مشغول رہا جائے، اس مشغولیت میں رکاوٹ بننے والی ہر چیز سے تعلق توڑ لیا جائے، یعنی شادی بیاہ، اولاد، دوست احباب، رشتہ دار، اس سب کو چھوڑ دیا جائے۔ یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے، جبکہ اسلام تو اسی خالق کا بنایا ہوا ہے جس نے انسانی کی فطرت بنائی ہے۔ وہ اپنی ہی بنائی ہوئی فطرت کے خلاف کیونکر حکم دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ (سورۃالحدید: 27)

پھر ہم نے ان کے نقش قدم پر پے در پے اپنے رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل دی اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے اس کی پیروی کی نرمی اور مہربانی رکھ دی اور دنیا سے کنارہ کشی تو انھوں نے خود ہی ایجاد کر لی، ہم نے اسے ان پر نہیں لکھا تھا مگر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے (انھوں نے یہ کام کیا) پھر انھوں نے اس کا خیال نہ رکھا جیسے اس کا خیال رکھنے کا حق تھا، تو ہم نے ان لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائے ان کا اجر دے دیا اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔

○ آج ہمارے صوفیا اور ملنگ قسم کے لوگوں نے جو عبادت کے عجیب وغریب کے طریقے ایجاد کئے ہیں، یہ سب عیسائی راہبوں اور ہندو سادھوں سے انھوں نے سیکھے ہیں، یہ اسلام نہیں ہے۔ اسلام صرف وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے امت کو بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الحجرات: 1)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔